لَا تُدۡرِكُهُ الۡاَبۡصَارُ ۡ وَهُوَ يُدۡرِكُ الۡاَبۡصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ۝ نگاہیں اسکا ادراک نہیں کر سکتیں، اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے اور وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے۔ (سورۃ الانعام:۱۰۳)

جلد نمبر:۱ شمارہ نمبر:۹ | رجب المرجب، ۱۴۳۸ھ | اپریل ۲۰۱۷ | صفحات:۸ قیمت:۵روپیہ | Price: Rs.5 | Pages:8 | April 2017 | Vol No.1 Issue No.9 | Malegaon

فَمَا لَهُمۡ عَنِ التَّذۡكِرَةِ مُعۡرِضِيۡنَ (49) كَاَنَّهُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَةٌ (50) فَرَّتۡ مِنۡ قَسۡوَرَةٍ (51) (سورۃ المدثر:74)

ترجمہ: آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اس نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔ گویا یہ وحشی گدھے ہیں۔ جو شیر (کے ڈر) سے بھاگ کھڑے ہوں۔

قرآن کی تقریباً دو سو آیات جانوروں کے بارے میں ہیں۔ اور پورے قرآن میں کل 35 جانوروں کا ذکر نام کے ساتھ آیا ہے۔ آیتِ کریمہ میں شیر کا اِسم "قسورہ" استعمال کیا گیا ہے جس کی جمع قساوِر آتی ہے۔ اور یہ عربی کے لفظ "قسر" سے مُشتَق ہے، جس کا معنیٰ غلبہ ہوتا ہے۔ چونکہ یہ تمام درندوں پر غالب رہتا ہے اس وجہ سے اس کا نام قسورہ ہے۔ کسی چیز کا زیادہ نام ہونا اُس کے شرَف و عظمت کی دلیل ہوتا ہے چنانچہ اِبنِ خالوِیہ کہتے ہیں کہ شیر کے عربی میں پانچ سَو نام ہیں اور اس کی اتنی ہی صفات بھی ہیں۔ قاسم ابن جعفر اللُغَوی نے 120 ناموں کا اور ذکر کیا ہے۔ اس طرح شیر کے 636 نام ہو گئے۔ بالغ نَر شیر کا وَزن 200 سے 350 کلو تک ہوتا ہے اور جِسم کی لَمبائی 140 سے 280 سینٹی میٹر تک ہوتا ہے۔ شیر کی نظر اِنسان سے 6 گُنا زیادہ قَوی ہوتی ہے۔ یہ مُختَصر فاصلے تک 60 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے۔ ابنِ عباس کہتے ہیں کہ حَبَشہ کی زبان میں شیر کو قسورہ کہا جاتا ہے۔ شیر کی کُنیّت ابو الحَرث ہے۔ شیر کا نُمایاں وَصف یہ ہے کہ وہ بہت بہادر اور دلیر ہوتا ہے مگر عجیب بات یہ ہے کہ وہ مُرغے کی آواز سے ڈر جاتا ہے۔ نَر شیر کی ایک خوبی حیرَت انگیز ہے کہ وہ شِکار پر سے ایک طرف ہٹ کر پہلے مادَہ کو کھانے کا موقعہ دیتا ہے۔ یہ کسی درندے سے اُلفت نہیں رکھتا ہے۔ اس کے بُڑھاپے کی علامت یہ ہے کہ اُس کے دانت گِرنے لگتے ہیں۔ شیر کُتے کی طرح ایک ٹانگ اُٹھا کر پیشاب کرتا ہے، شاید اسی وجہ سے اسے ایک حدیث میں "کَلب" یعنی کُتا بھی کہا گیا ہے۔ ماہرینِ حیوانِیات (zoologists) نے یہ بھی لکھا ہے کہ شیر میں بہت سی ایسی صفات پائی جاتی ہیں جو دوسرے جانوروں میں نہیں پائی جاتیں، جیسے بھُوک میں وہ صبر کرتا ہے، پانی کی حاجَت بہت کم محسوس کرتا ہے، کبھی کتے کا جھوٹا پانی نہیں پیتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جنگلی گدھا شیر سے بہت ڈرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شیر کی آواز سُن لیتا ہے تو بدحواس ہو کر اِدھَر اُدھَر دیوانہ وار بھاگنے لگتا ہے۔ ابنِ عباس فرماتے ہیں کہ آیت میں حُمُرٌ، حِمار کی جَمع ہے، جس کا معنی گدھا ہوتا ہے۔ اور آیتِ کریمہ میں "اَلحُمر الوَحشیَّہ" یعنی جنگلی گدھے مُراد ہیں جو شیر کو دیکھتے ہیں تو بھاگتے ہیں۔ بعض مُفسرین کہتے ہیں کہ یہ ایک عربی محاورہ ہے۔ جنگلی گدھوں کا یہ خاصہ ہوتا ہے کہ خطرہ بھانپتے ہی وہ اس قدر بدحواس ہو کر بھاگتے ہیں کہ کوئی دوسرا جانور اس طرح نہیں بھاگتا۔ اس لیے اہل عرب غیر معمولی طور پر بدحواس ہو کر بھاگنے والے کو ان جنگلی گدھوں سے تشبیہ دیتے ہیں جو شیر کی بُو یا شکاری کی آہٹ پاتے ہی بھاگ پڑے ہوں۔

مَذکورہ بالا آیات کا مطلب یہ ہے کہ مُشرِکینِ مکہ پر واجِب تھا کہ محمد ﷺ اور آپکے لائے ہوئے پیغام کی تصدیق کرتے اور ایمان لاتے مگر اُنہوں نے اِعراض کیا۔ تو یہ کفار حماقت و بیوقوفی میں گدھے کی طرح ہیں جو قرآن اور صاحب قرآن سے ایسے بھاگتے ہیں جیسے جنگل میں شیر کو دیکھ کر گدھے بدکتے اور بھاگتے

ہیں اس آیت سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک یہ کہ انسان شکل میں یکساں ہیں مگر فطرت میں مختلف، کسی کی فطرت گدھے کی، کسی کی کتے کی، کسی کی شیر کی اور کسی کی فطرت فرشتوں سے اعلیٰ۔ پتھر اور جانور بھی ابو جہل اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں فرق کرتے تھے جو تمام انسانوں کو یکساں مانے وہ پتھر و جانور سے بھی زیادہ بے عقل ہے دوسرے یہ کہ رب تعالیٰ نے ان سرداران قریش کو گدھوں سے تشبیہ دی جو دنیا میں بڑے عقل مند اور سردار مانے جاتے تھے، معلوم ہوا کہ جس عقل سے اللہ و رسول نہ ملیں وہ عقل نہیں حماقت ہے اور جو عزت ان پر نچھاور نہ ہوں وہ ذلت ہے یہی حال علم و مال وغیرہ کا ہے۔

جُمہور عَلَماء کے نزدیک شیر کا گوشت حرام ہے کیونکہ یہ ذی ناب (کُچلیوں والے دانت رکھنے والا جانور) میں سے ہے۔ جس کے بارے میں حدیث ہے: عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ

(مؤطامالك كِتَابُ الصَّيْدِ)

ترجمہ: ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہر درندے دانت والے کا کھانا حرام ہے۔

**Yahya related to me from Malik from Ibn Shihab from Abu Idris al-Khawlani from Abu Tha~laba al-Khushani that the Messenger of Allah, may Allah bless him and grant him peace, said, "It is haram to eat animals with fangs "**

علامہ کمال الدین الدمیری نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "حیاۃُ الحَیَوان" میں لکھا ہے کہ ہرمَس نے لکھا ہے کہ شیر کی کھال پر بیٹھنے سے بَواسیر اور گَٹھیا کے درد جیسے اَمراض سے شِفاء حاصِل ہوتی ہے۔ طَبری نے وَضاحَت کی ہے کہ اگر کوئی شیر کے پِتّے کا سورمہ استعمال کرے تو آنکھوں کی بینائی بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح اس کے گوبر کو خُشک کرکے رگڑنے والی خوشبو میں ملا کر سفید داغوں پر لگائے تو سفید داغ جاتے رہتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا شیر کے اعضاء وغیرہ سے علاج کرنا جائز ہے؟ اس کے لئے مندرجہ ذیل بنیادی باتیں آپکے پیشِ نَظر ہونی چاہیے۔ حرام تین قسم کا ہے۔

۱۔ جو اصلاً حلال ہو لیکن کسی خارجی سبب سے حرام ہو گیا ہو جیسا کہ حلال جانور اگر خود بخود مر جائے تو وہ حرام ہے مثلاً بھیڑ بکری وغیرہ۔ ایسے جانور کے بارے ہمیں روایات میں ملتا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے جانور کی کھال سے استفادہ کی اجازت دی ہے یعنی اس جانور کو کھانا حرام ہے جبکہ دیگر چیزوں سے استفادہ کی اجازت ہے الا یہ کہ کسی جانور کے بارے میں کھانے کے علاوہ کسی اور قسم کے استفادہ کی ممانعت کے بارے بھی کوئی خصوصی نص وارد ہوئی ہو۔

۲۔ وہ جانور جو اصلاً حرام ہے لیکن نجس العین نہیں ہے مثلاً گدھا، شیر، چیتا وغیرہ۔ بلاشبہ ان کی حرمت بھی کھانے کے اعتبار سے صریح اور واضح ہے۔ کھانے کے علاوہ اگر ان کے کسی اور استعمال اور استفادہ کو شریعت نے حرام قرار دیا ہو تو وہ حرام ہے اور اگر نہیں کیا ہے تو ان سے دیگر انتفاعات جائز ہوں گے جیسا کہ گدھے کی خرید و فروخت یا اس پر سواری کرنا یا سامان منتقل کرنا یا شیر و چیتے وغیرہ کا جھوٹا پانی پینا یا وضو و طہارت کے لیے استعمال کرنا وغیرہ شریعت کی نظر میں جائز ہیں۔

۳۔ وہ حرام جو نجس العین ہیں اور یہ سور اور کتا ہیں۔ ان سے کسی قسم کا بھی انتفاع جائز نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خلاصہ کلام تو یہی ہے کہ نجس العین کے اجزا کی حرمت من کل الوجوہ ہے جبکہ عام حرام جانوروں کی کھانے کے علاوہ دیگر استفادے کے لیے حرمت کی کوئی نص یا دلیل چاہیے۔ اور کسی شیٔ کے اجزا میں کتے یا سور کے اجزا شامل ہیں تو اس کے لیے اس کی لیبارٹری رپورٹ پر اعتماد کیا جائے گا۔

اہم بات یہ ہے کہ اگر کسی شیٔ میں حرام عنصر شامل بھی ہے تو اس کی کیمسٹری کو دیکھیں گے۔ کیمسٹری کے طالب علم یہ جانتے ہیں کہ بعض اوقات متفرق اشیاء کے ملاپ یعنی آمیزے سے اشیاء کی اندرونی اور بنیادی ساخت بھی تبدیل ہو جاتی ہے اور ملاپ کے بعد وہ، وہ شیٔ ہی نہیں رہتی ہے جو وہ ملاپ سے پہلے ہوتی ہے۔ پس جب کسی شیٔ کی بنیادی ہیئت اور ساخت تبدیل ہو جائے تو پھر اس پر اس کا حکم لگانا درست نہیں ہے۔

سمجھانے کے لیے ایک سادہ سی مثال ہے کہ جب ہم ایک گلاس پانی میں ایک گھونٹ دودھ ملا دیتے ہیں تو ہم اس کو پانی نہیں کہتے ہیں بلکہ کچی لسی کہتے ہیں یا ہم ایک گلاس پانی میں اگر ایک چمچ نمک ملا دیں تو ہم اسے پانی نہیں کہتے بلکہ نمکول کہتے ہیں اور اگر ہم ایک گلاس پانی میں ایک چمچ چینی ملا دیں تو ہم اسے پانی نہیں کہتے بلکہ شربت کہتے ہیں اور اگر ہم ایک گلاس پانی میں ایک چمچ چائے ملا دیں تو ہم اسے پانی نہیں کہتے بلکہ قہوہ کہتے ہیں۔ تو کیا کچی لسی، نمکول، شربت، چائے یا پیپسی کہ جس کی اصل بھی پانی ہی ہے، کو پانی سمجھتے ہوئے اس سے وضو و طہارت یا غسل جائز ہو گا یا نہیں؟ یہ ایک اختلافی مبحث ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شیٔ کا انفرادی حکم کچھ اور ہوتا ہے لیکن جب وہ کسی اور شیٔ کے ساتھ مل جاتی ہے تو اب حکم اس آمیزے میں اس شیٔ کی ہیئت و ساخت پر لگے گا نہ کہ اس کی انفرادی ہیئت و ساخت پر۔ اس کا بھی لیبارٹری تجزیہ کے ذریعہ رزلٹ حاصل کرنا چاہیے۔

(ختم شد)

# اداریہ

## تنظیفی مُہم اور اسلام اور وزیرِ اعظم مودی کا سوچھتّا اَبھِیان

عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَنَظِّفُوا أُرَاهُ قَالَ أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ (ترمذی كِتَاب الْأَدَبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (حسن)

ترجمہ : محمد بن بشار، ابوعامر، خالد بن الیاس، حضرت صالح بن ابی حسان، حضرت سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے وہ صاف ہے اور صفائی کو پسند کرتا ہے، وہ کریم ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے وہ سخی ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے لہٰذا تم لوگ پاک صاف رہا کرو۔ راوی کہتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعید نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

Salih ibn Abu Hassan reported having heard Sa'eed ibn Musayyiab say, "Indeed Allah is Pure. He loves the pure. He is Clean and loves cleanliness. He is Generous and loves generosity. He is Benevolent and loves benevolence. So, keep yourselves clean and tidy." The narrator thought that he also said, "Keep your courtyards clean and do not imitate the Jews." Salih said that he mentioned that to Muhajir ibn Masmar and he said "A hadith was narrated to me by Aamir ibn Sa'd from his father, from the Prophet PBUH of like manner except that he did not say, "I think," but only "Keep your courtyards clean."

مذکورہ بالا حدیث میں لفظ أَفْنِيَة ، فناءُ کی جمع ہے۔ جس کا مطلب صَحن، آنگن اور گھر کے سامنے کھلی جگہ ہوتا ہے۔ حدیث یہ تعلیم دیتی ہے کہ گھر، صحن اور گھر کے سامنے گندگی اور کوڑا کرکٹ نہ پھیلایا جائے۔ مندرجہ ذیل احادیث مزید باتوں کی وضاحت کرتی ہیں:

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ (ابی داؤد كِتَاب الطَّهَارَةِ)

ترجمہ : حضرت معاذ بن جبل (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تین لعنت والے کاموں سے بچو یعنی مسافروں کے پڑاؤ پر اور پانی کے گھاٹ پر، کسی گذرگاہ (راستے) پر اور سایہ دار جگہ میں پاخانہ کرنے سے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرُ مَا بَيْنَ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ (ابن ماجه كِتَاب الطَّهَارَةِ وَسُنَنِهَا)

تحقيق الألباني: صحيح، المشكاة (358)، الإرواء (50)، تمام المنة في التعليق على فقه السنة

ترجمہ : حضرت علی (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا جنات اور انسان کی شرمگاہ کے درمیان آڑ اور پردہ یہ ہے کہ (جب کوئی) بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ

مذکورہ بالا حدیث میں لفظ "کنیف" کا مطلب "toilet" ہے، جس سے گھروں میں ٹوائلٹ بنانے کا ثبوت ملتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا أَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنْ الطَّرِيقِ وَأَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (ترمذی كِتَاب الْإِيمَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ایمان کے ستّر سے زیادہ دروازے ہیں ان میں سے سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اور سب سے بلند دروازہ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ کہنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں لفظ الْأَذٰی کا مطلب ہے ہر وہ چیز جس سے انسان کو تکلیف پہونچے، جیسے راستے میں کُوڑا کَرکَٹ ڈالنا، راستے میں پیشاب پاخانہ کرنا، نالوں کی صفائی نہ کرنا اور مشینوں اور موٹروں سے خارج ہونے والی گیسیں جو ماحول کو آلودہ کرتی ہیں۔ یہ ساری چیزیں الْأَذَى کے دائرہ میں آجاتی ہیں۔

اسلام کی مذکورہ بالا تمام ہدایتوں کے باوجود حیرت کی بات یہ ہے کہ آج گندگیاں مسلمان گھروں، محلوں اور راستوں کا طُرّہ امتیاز بن چکی ہیں۔ اللہ ہم مسلمانوں کو عقلِ سلیم عطا کرے آمین۔

## حِلف الفُضول

یہ ایک تنظیم تھی جسے اولادِ بَنُو جُرہُم اور قَطورہ کے کچھ لوگوں نے بنائی تھی۔ اس تنظیم کا نام حِلف اَلفُضُول اس وجہ سے پڑا کہ اس تنظیم کے سربراہوں کا نام فَضل تھا۔ جیسے فضل ابنِ حارِث، فضل ابنِ وَداعہ، فضل ابنِ فُضالہ۔ اس کی تجدید اس وقت ہوئی جب محمد ﷺ 16 سال کے تھے۔ عبد اللہ ابنِ جُدعان کے گھر بنوھاشم، بنوزُہرہ، بنوعدی، بنواَسد ابنِ عبدُالعزٰی شامل تھے۔ تحریک زُبیر ابنِ عبد المطلب کی تھی، وجہ شہر زُبید سے آیا ہوا ایک زُبیدی شخص کا معاملہ تھا جو عاص ابنِ وائل سہمی سے ہوا تھا۔ اس تنظیم کے قیام کا مقصد غریبوں کی امداد اور ظالم سے مظلوم کا حق دلانا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے نبوت کے بعد فرمایا کہ اس قسم کی تنظیم کی طرف جب بھی مجھے بلایا جائے میں لبّیک کہوں گا۔ اور میرے نزدیک یہ چیز سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ رحمت للعالمین تھے، امن و سلامتی کے علم بردار تھے۔ آپکی حیاتِ مُبارَکہ کا ہر ہر پہلو ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اسلام میں کسی بھی قسم کی دہشت گردی کا کوئی تصور نہیں۔ اور یہ بات بالکل برحق ہے کہ دہشت گرد کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ مشہور حدیث ہے کہ اللہ اس آدمی پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (بُخاری کتاب التوحید)

# کرسی پر نماز پڑھنے کا حکم

از: عبدالحق جامعی

کرسی پر فرض نماز ادا کرنے کی کچھ چار صورتیں ہیں جنہیں ذیل میں درج کیا گیا ہے:

**پہلی صورت** : کوئی شخص کرسی پر فرض نماز پڑھتا ہے جب کہ وہ سجدہ کی قدرت بھی رکھتا ہے اس دلیل کے ساتھ کہ جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو قیام نہیں کر سکے گا خواہ وہ شروع نماز میں ہو یا درمیانِ نماز۔ جس کی یہ حالت ہو تو اس کی نماز اجماعی طور پر باطل ہے اس لئے کہ اس نے ایسے رکن کو ترک کیا ہے جس پر وہ شرعی اور طبعی طور پر قادر ہے اور ایسے رکن کی تکلیف اُٹھائی جس سے وہ شرعی طور پر معذور ہے۔ اس کی نماز اس لئے باطل ہے کہ اس نے نماز کے بہت سے ارکان کو قدرت کے باوجود چھوڑ دیا ہے، جیسے سجدہ، دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ اور جلوسِ تشہد وغیرہ اور نبی ﷺ سے بسند صحیح ثابت ہے، صحیحین کے اندر ہے کہ اللہ کے رسول جب گھوڑے سے گر گئے تھے تو انہوں نے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی، اس وقت آپ نے کرسی پر نماز پڑھنے کا تکلف ہرگز نہیں کیا۔

اسی طرح کرسی پر نماز پڑھنا صف کی درستگی کی مخالفت کا سبب بنتا ہے اور یہ خلاف ورزی نمازی کے صف سے آگے یا پیچھے ہونے کے دوران ہوتی ہے، چاہے وہ سینہ کے ذریعے ہو یا پیر کے، دونوں صورتوں میں شریعت کی مخالفت ہوتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث کے مطابق "اللہ کے نبی نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے نکلا ہوا ہے تو فرمایا: تم اپنی صفوں کو درست رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بدل دے گا" (بخاری)

پھر صفوں کی برابری میں اعتبار یہ ہے کہ قدم سیدھے اور برابر رہیں اور ٹخنوں کے مقابل میں رہیں، نا کہ پیر کی انگلیاں دوسرے کی انگلیوں کے بالمقابل رہیں، جیسا کہ بہت سے نمازیوں کی عادت ہے۔ رہی بات جس کے لئے کُرسی پر نماز جائز ہے تو اس کا سینہ اور کندھا نمازیوں کے برابر ہو گا اور جس صف میں وہ ہے اس میں اس کی بیٹھک کی برابری کا اعتبار ہو گا، جیسا کہ ظاہر سنت ہے اور نماز میں ہمارے بیٹھنے کی حالت ہے۔

اسی لئے جس کی یہ حالت ہے اس پر واجب ہے کہ وہ نماز کو اپنی استطاعت کے مطابق ادا کرے اور ہر وہ رکن ادا کرے جس کی اسے طاقت ہو اور جس کی استطاعت نہ ہو وہ اس میں شرعی طور پر معذور ہے۔

**دوسری صورت**: جو شخص صرف سجدہ سے عاجز ہو، اس حجت کے ساتھ کہ سجدہ میں ایسی تکلیف پہنچتی ہے جو اس پر شاق گزرتی ہے، تو جس کی یہ حالت ہے اس کی نماز بالاتفاق باطل ہو گی، اس لئے کہ اس نے قیام، رکوع، جلوس، دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ اور جلوسِ تشہد کو چھوڑ دیا ہے۔ لہٰذا اس پر شرعاً فرض ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرے یہاں تک کہ جب وہ سجدہ کا ارادہ کرے تو زمین پر بیٹھ جائے، پھر وہ سجدہ کے لئے سر سے اشارہ کرے اور اسی طرح پوری نماز میں کرے گا۔

**تیسری صورت**: جو شخص سرے سے بیٹھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اس دلیل کے ساتھ کہ بیٹھنے میں ایسی تکلیف ہوتی ہے جو اس پر گراں گزرتی ہے تو ایسے آدمی کی نماز مُتَّفَقہ طور پر باطِل ہے۔ اس لئے کہ اس نے قیام اور رکوع کو ترک کر دیا ہے۔ چنانچہ شرعی نقطہ نظر سے اس پر واجب ہے کہ نماز کھڑے ہو کر پڑھے یہاں تک کہ جب سجدہ کا ارادہ کرے تو کرسی پر بیٹھ جائے، کسی معتبر ڈاکٹر کے مشورہ کی بنیاد پر کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے: "اہلِ علم سے پوچھ لو اگر نہیں جانتے ہو" (الانبیاء:7) اور وہ سجدہ کے وقت اپنے سر سے اشارہ کرے اور اور اسی طرح پوری نماز میں کرے۔

**چوتھی صورت**: جو شخص لاٹھی پر ٹیک لگا کر نماز پڑھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ رکوع اور سجدہ کا ارادہ کرتا ہے تو کرسی پر بیٹھ جاتا ہے، تو جس شخص کی یہ حالت ہو اس کی نماز صحیح نہیں ہے کیونکہ اس نے جان بوجھ کر رکوع، سجدہ، جلوس جیسے ارکان کو چھوڑ دیا ہے، اس لئے اس پر شرعی طور پر فرض ہے کہ وہ لاٹھی پر ٹیک لگا کر قیام اور رکوع کی حالت میں کرسی پر بیٹھے بغیر نماز پڑھے، اور جب سجدہ کا ارادہ کرے تو زمین پر بیٹھ کر سجدہ کرے اور اسی طرح پوری نماز میں کرے۔

رہی بات چاروں صورتوں میں کرسی پر نماز پڑھنے والوں کی نماز کی بطلان کی، تو نماز کا بطلان موقوف ہو گا اس بات پہ کہ مصلی جاننے والا ہو، نسیان لاحق نہ ہو، اپنی نماز میں مختار ہو، ورنہ اس کی نماز جہالت اور نسیان واکراہ کی وجہ سے صحیح ہو گی۔ (کیونکہ مذکورہ اُمور مَوانعِ تکلیف میں سے ہیں)۔ البتہ دو صورتیں ایسی ہیں جن میں کرسی پر نماز صحیح ہو گی۔

**پہلی صورت** : جس آدمی کے قَوائے جِسمانی حالتِ قِیام و جلوس دونوں میں یکساں طور پر جواب دے چکے ہوں تو اس شخص کی حالت ان لوگوں سے زیادہ مشابہ ہو گی جو آج کل ہڈیوں کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں یا جِن کے اعضاء شَل ہو جاتے ہیں، یا ان کے سِوا ایسے لوگوں سے جو قیام و جلوس کی تاب نہیں رکھتے، تو جس کی یہ حالت ہو اس پر شرعاً۔ لازم ہے کہ وہ شروع ہی سے کرسی پر نماز ادا کرے اور وہ اپنے سر سے رکوع و سجود کے وقت اشارہ کرے۔ اور جو اشارہ سے بھی سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنے دل ہی میں ہر رکن کے لئے نیت کرے۔

**دوسری صورت** : جو شخص کسی معتبر معالج کے مشورہ کے بعد کسی بیماری کے لاحق ہونے کے اندیشہ کی وجہ سے صحت یابی کی امید کی خاطر صرف بیٹھنے سے معذور ہو تو ایسے شخص کے لئے شرعی طور پر یہ ضروری ہے کہ وہ نماز کھڑے ہو کر پڑھے، یہاں تک کہ جب وہ سجدہ کا ارادہ کرے تو کرسی پر بیٹھ جائے، اور سجدہ کی نیت کرتے ہوئے سر سے اِشارہ کرے اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ کی نیت کرے، اس طرح پوری نماز ادا کرے۔۔۔۔۔۔

# ہدایت نامہ داغ دہلوی

اپنے شاگردوں کو یہ عام ہدایت ہے مری — کہ سمجھ لیں تہِ دل سے وہ بجا و بے جا
شعر گوئی میں رہیں مد نظر یہ باتیں — کہ بغیر اُن کے فصاحت نہیں ہوتی پیدا
چُست بندش ہو، نہ ہو سُست، یہی خوبی ہے — وہ فصاحت سے گرا شعر میں جو حرف دبا
عربی فارسی الفاظ جو اُردو میں کہیں — حرفِ علّت کا بُرا اُن میں ہے گرنا دبنا
الفِ وصل اگر آئے تو کچھ عیب نہیں — لیکن الفاظ میں اُردو کے یہ گرنا ہے روا
جس میں تُجلک نہ ہو تھوڑی بھی صراحت ہے وہی — وہ کنایہ ہے جو تصریح سے بھی ہو اولیٰ
عیب وخوبی کا سمجھنا ہے اک امر نازک — پہلے کچھ اور تھا اب رنگِ زُباں اور ہُوا
یہی اردو ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے — اہلِ دہلی نے اسے اور سے اب اور کیا
مستند اہلِ زبان خاص ہیں دلّی والے — اُس میں غیروں کا تصرّف نہیں مانا جاتا
جوہری نقدِ سُخن کے ہیں پرکھنے والے — ہے وہ ٹکسال سے باہر جو کسوٹی نہ چڑھا
بعض الفاظ جو دو آئے ہیں اک معنی میں — ایک کو ترک کیا ایک کو قائم رکھا
ترک جو لفظ کیا اب وہ نہیں مستعمل — اگلے لوگوں کی زباں پر وہی دیتا تھا مزا
گرچہ تعقید بُری ہے مگر اچھی ہے کہیں — ہو جو بندش میں مناسب تو نہیں عیب ذرا
شعر میں حشو زوائد بھی بُرے ہوتے ہیں — ایسی بھرتی کو سمجھتے نہیں شاعر اچھا
گر کسی شعر میں ایطائے جلی آتا ہے — وہ بڑا عیب ہے کہتے ہیں اُسے بے معنیٰ
استعارہ جو مزے کا ہو مزے کی تشبیہ — اُس میں اک لُطف ہے اِس کہنے کو پھر کیا کہنا
اصطلاح اچھی، مثل اچھی ہو، بندش اچھی — روز مرہ بھی رہے صاف فصاحت سے بھرا
ہے اِضافت بھی ضروری مگر ایسی تو نہ ہو — ایک مصرع میں جو ہو چار جگہ بلکہ سوا
عطف کا بھی ہے یہی حال یہی صورت ہے — وہ بھی آئے مُتوالی تو نہایت ہے بُرا
لف ونشر آئے مرتب وہ بہت اچھا ہے — اور ہو غیر مُرتب تو نہیں کچھ بے جا
شعر میں آئے جو ایہام کسی موقع پر — کیفیت اُس میں بھی ہے وہ بھی نہایت اچھا
جو نہ مرغوبِ طبیعت ہو بُری ہے وہ ردیف — شعر بے لطف ہے گر قافیہ ہو بے ڈھنگا
ایک مصرع میں ہو 'تم' دوسرے مصرعہ میں ہو 'تو' — یہ شتر گربہ ہُوا میں نے اسے ترک کیا
چند بحریں متعارف ہیں فقط اُردو میں — فارسی میں، عربی میں ہیں، مگر اِن سے سوا
شعر میں ہوتی ہے شاعر کو ضرورت اِس کی — گر عروض اُس نے پڑھا وہ ہے سُخن ور دانا
مختصر یہ ہے کہ ہوتی ہے طبیعت اُستاد — دین اللہ کی ہے جس کو یہ نعمت ہو عطا
بے اثر کے نہیں ہوتا کبھی مقبول کلام — اور تاثیر وہ شئے ہے جسے دیتا ہے خُدا
گرچہ دُنیا میں ہوئے، اور ہیں لاکھوں شاعر — کسبِ فن سے نہیں ہوتی ہے یہ خوبی پیدا
سید احسن جو مرے دوست بھی شاگرد بھی ہیں — جن کو اللہ نے دی فکرِ رسا طبعِ رسا
شعر کے حُسن وقبائح جو اُنہوں نے پوچھے — اُن کی درخواست سے اک قطعہ یہ برجستہ کہا
پند نامہ جو کہا داغ نے بے کار نہیں — کام کا قطعہ ہے یہ وقت پہ کام آئے گا

## منتخبہ اشعار

شعبدہ گر بھی پہنتے ہیں خطیبوں کا لباس ۔ بولتا جَہل ہے بدنام خرَد ہوتی ہے (مظفر وارثی)
توبدلتا ہے تو بے ساختہ میری آنکھیں ۔ اپنے ہاتھوں کی لکیروں سے اُلجھ جاتی ہیں (پروین شاکر)
دلِ پُر آرزُو لُٹا، اَے داغ ۔ وہ خَزانہ نَظر نہیں آتا (داغ دہلوی)
ایک مُدّت سے مری ماں نہیں سوئی تابِش ۔ میں نے اک بار کہا تھا مجھے ڈر لگتا ہے (عباس تابِش)

## تبلیغ کے مراتبِ پنجگانہ

☆ قریبی رشتہ دار اور خاص احباب
☆ قوم اور شہر کے لوگ
☆ وہ قبیلے اور گروہ جو اطرافِ مکہ آباد تھے
☆ عرب کے تمام حصوں کے قَبائل اور گروہ
☆ دنیا بھر کی قومیں اور جماعتیں

## ہُبَل

کعبے کا سَب سے بڑا بُت ہُبَل تھا جسے جوفِ کعبہ میں نصب کیا گیا تھا، یہ عقیقِ احمَر کا انسانی شکل کا مجسمہ تھا جس کا بایاں ہاتھ ٹوٹا ہوا تھا، قریش نے اس کی جگہ سونے کا ہاتھ لگوا دیا تھا، اس کے سامنے سات تیر رہتے تھے جن سے قرعہ اندازی کی جاتی تھی۔

## غیبت اور نَمیمہ میں فَرق

بَنیّتِ فَساد دو آمیوں کے درمیان ایک کی بات دوسرے سے نَقل کرنا کہ فلاں شَخص تم کو برا کہتا تھا، تاکہ دونوں میں دُشمنی ہو جائے یہ نمیمہ ہے۔ اور کسی کا عیب نقل کرنا بَنیّتِ فَساد ہو یا نہ ہو غیبَت ہے۔ لہٰذا جس مقام پر نمیمہ (چُغل خوری) ہوگی، غیبت بھی وہاں موجود ہوگی۔

## فطرتِ انسانیہ

دنیا میں ابتدا سے لیکر ابتک فطرت کے متعلق تین مذاہب نظر آتے ہیں۔

۱. انسان کی اصلی جبلت و فطرت بدی ہے لیکن باہر کی تربیت اسے عارضی طور پر خوشنما بنادیتی ہے وہ خصائص فطرت کے اعتبار سے ایک خالص حیوان ہے لیکن تربیت پذیری کے اعتبار سے ان پر فوقیت رکھتا ہے جیسے درخت کی جڑیں اور شاخیں متناسب نہیں ہوتیں انہیں کاٹ چھیل کر درست کر لیا جاتا ہے۔ مذکورہ مذہب "مذہبِ یاس" یا مذہبِ شر ہے۔ یونان میں دیو جانس کلبی (ڈائیگونس) اسی فلسفۂ اخلاق کا مشہور پیشوا گزرا ہے۔

۲۔ فطرت انسانیہ بالکل سادی تختی کے مانند ہے۔ اس میں نہ نیکی ہے نہ بدی، وہ محض منفعل اور اثر پذیر اور نقش انگیز وجود ہے۔ وہ ایک دامن ہے جو گنجائش و عمق کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اس میں ہر طرح کا بوجھ بھر لینے کی صلاحیت ہے۔ یہ مذہب حکمائے یونان، معتزلہ نے زیادہ تر اسی کی پیروی کی۔ آج یورپ میں بھی حکمائے اخلاق کا ایک بڑا گروہ یہی کہتا ہے۔

۳. جامعِ خیر و شر ہے، بالقوۃ وہ شیطان بھی ہے، فرشتہ بھی۔ دنیا میں جیسے خارجی موثرات اسے میسر آئیں گے اسی کے مطابق کوئی ایک قوت نشو نما پائے گی۔

مذکورہ مذہب ارسطو اور تمام حکمائے اسلام کا ہے۔ ابن مسکویہ جو یونانی اخلاق کا سب سے بڑا شارح ہے، اسی مذہب کا داعی ہے۔ رازی اور تمام مفسرینِ قرآن کا یہی مذہب ہے، ان کی دلیل وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ اور فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ہے۔

# انگلش گرامر

از : ابو عبیدہ جلال الدین القاسمی
(انگلش لیکچرر آر ایم پٹیل اردو ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج)

## USES OF WOULD (WOULD کے استعمالات)

(the past form of will) Would کا استعمال درج ذیل جگہوں پر ہوتا ہے:

**(1) *Would*, the past form of *will*, is used :--**

(1)خواہش (تمنا، اشتیاق، مقصد، آرزو) کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

**(1) To express a *wish*; as,**

(a) I *would* know what my duty is.
(b) A man cannot always do what he *would.*
(c) Do as you *would* be done by.
(d) I *would* like to see that book.
(e) *Would* you like to come to the library with me?

(2) انکار (نامنظوری، ناپسندیدگی) کو ظاہر کرنے کے لئے

**(2) To indicate *refusal*; as,**

(a) She *wouldn't* (-refused to) answer any questions.
(b) The engine *wouldn't* start.
(c) The wound *wouldn't* heal.

(3)عزم (مصمم ارادہ، مافی الضمیر، مرضی، نیت) کو ادا کرنے (بیان کرنے، ظاہر کرنے، کہنے) کے لئے

**(3) To express *determination*; as,**

(a) He *would* have his own way.
[=*He was determined to have his own way.*]
(b) He *would* not lie.

(4)عادت کو بتانے کے لئے

**(4) To express past *habit*; as,**

(a) She *would* sit [=*was in the habit of sitting*] for hours in her garden and knit.
(b) After lunch he *would* generally have a short nap.
(c) He *would* talk upon the subject for hours together.

(5)ماضی کی رضامندی (آمادگی، رَضاورَغبَت) کے اِظہار کے لئے

**(5) To express *willingness* in the past; as,**

(a) She said that she *would* help me.
(b) I *would* do as you bid.

(6)شائستہ (مہذب، خوش اخلاق، شریفانہ) بات چیت میں

**(6) In *polite speech*; as,**

(a) *Would* you please lend me your book?
[=*Please lend me your book.*]
(b) *Would* you mind waiting here until I return?
(c) *Would* you mind helping me to lift the box?
(d) *Would* you mind not smoking in the dining-room, please?
(e) W*ould* you mind if I shut the window?

(7)شَرط یا بے ثَباتی (اِشتِباہ، عَدَمِ یَقین، احتِمال، غیر یقینی کیفیت) بتانے یا ظاہر کرنے کے لئے

**(7) To denote *condition* or *uncertainty*; as,**

(a) If he should hear of your marriage, he *would* be surprised.
(b) He *wouldn't* do it unless you were to order him to do it.
(c) Even if you were to try, you *wouldn't* be able to defeat him.
(e) If you were to start early tomorrow morning, you *would* reach there before sunrise.
(f) Had she met me, I *would* have told her everything.
(g) I *would* go there, if I were allowed.

(TO BE CONTINUED.......)

## اطلاع

اخبار ابصار ہر ماہ بذیعہ ڈاک منگوانے کے لئے ہمارہ واٹس اَپ نمبر 8657323649 پر اپنا مکمل نام و پتہ انگریزی میں ارسال فرمائیں۔ اور ہمارے جوابی واٹساپ پر ارسال کردہ بینک اکائونٹ پر سالانہ زرِ تعاون (100 روپئے) ڈپازٹ کرواکر اطلاع کریں یا ہمارے مندرجہ ذیل پتے پر منی آرڈر کردیں۔ (ادارہ)

ABSAAR Monthly,
S. NO. 65/3, Plot No.2 ,Nishat Nagar,Ayesha Nagar Road,Malegaon (Nashik) 423203

## خوشخبری

ابوعبیدہ جلال الدین قاسمی (لیکچرر آر ایم پٹیل کالج، دھولیہ) کے ذریعے مہاراشٹر نصاب کی گیارھویں جماعت کی انگریزی کی کتاب "یووک بھارتی" کا بہترین اردو ترجمہ چھپ کر اساتذہ اور طلبہ کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے الحمدللہ۔ اب انگریزی گرامر کو معاونِ حافظہ اور اشعار کی شکل میں یاد رکھنے کی نایاب تراکیب سے معمور انگریزی گرامر کی کتاب **Getting Along In English** اور بارھویں جماعت کی انگریزی کتاب "یووک بھارتی" کا اُردو ترجمہ بھی ان شاءاللہ جلد منظرِ عام پر آنے والا ہے۔ اس سال کے جونئر کالج کے طلباء کے لئے **"Shortcut To Success"** نامی ایک کتابچے کی بھی تالیف کی گئی ہے جس میں تحریری استعداد و مہارت (Writing Skill) اور اہم قواعدِ زبان (Grammar) سے متعلق انتہائی اختصار کے ساتھ اہم نکات اور منظم ہیئت و ترتیب بندی (format) بنا کر واضح کردئے گئے ہیں جسے کم وقت میں طلباء انتہائی آسانی کے ساتھ یاد کرکے، بیان کردہ طریقِ کار کے مطابق پرچے میں لکھ کر کُل نمبرات ( 45 مارکس) حاصل کرسکتے ہیں۔ جن حضرات کو مندرجہ بالا کتابیں مطلوب ہوں وہ اخبار ابصار کے پتے پر ہم سے رابطہ کریں۔ یا دیے گئے نمبرات پر کال یا وھاٹساپ کریں۔ 8657323649/9145146672

# امراضِ عضلات کا علاج۔ایک تحقیقی مطالعہ

حکیم محمد شیراز (ریسرچ آفیسر (یونانی)، آر آر آئی یو ایم، سری نگر)

تیسری اور آخری قسط

ہزال: یہ اعضائے اصلیہ میں ہونے والا نقص ہے جس میں لحم اور شحم میں غیر طبعی نقص ہو جاتا ہے اور بحسب اقالیم اس میں تفاوت ہوتا ہے۔

خفقان۔دل کا دھڑکنا:

ثابت ابن قرہ کا قول ہے کہ خفقان ایک حرکت اختلاجی ہے جو قلب میں واقع ہوتی ہے جس کا سبب امتلائے دم ہے جو زیادہ ہو گیا ہو یا وہ ورم ہے جو حجاب قلب میں لاحق ہو گیا ہو یا وہ رطوبت ہے جو اس غشا میں جمع ہو گئی ہو جو قلب کو محیط ہے۔

تشخیصی نکات:

نبض:

نبض سریع خفقان پر دلالت کرتی ہے۔

بول:

بول میں سیاہ رسوب افراطِ حرکت پر دلالت کرتا ہے۔

براز:

معتدل القوام براز جو وقت مقررہ پر آئے براز محمود پر استدلال کرتا ہے۔

اصول علاج برائے امراض عضلات:

اصول علاج:

سبب کا ازالہ کریں۔

تفرق اتّصال ہو تو اس کو دور کرنے کی تدابیر کریں۔

منبتات لحم اور مقوّیات و محرّکات اعصاب و عضلات ادویہ دی جائیں۔

مدمّل قروح اور منبت لحم مراہم استعمال کرائے جائیں۔

ایک دلچسپ حکایت

رازی کہتا ہے میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے ران کے عضلہ پر ضرب عرض میں لاحق ہو گیا تھا جو کافی گہرا تھا، میں نے اسکو سلنا چاہا کیونکہ رباط جرح کے منہ کو بند نہیں کرتا ہے، جب ضربہ عرض میں واقع ہو۔ میں لیس سے رکا رہا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ گوشت کے اجزائے لحمیہ میں اس سے کوئی حرج نہیں۔ میں اس عمل سے اس جراحت کے تمام عیوب سے مطمئن رہا۔ کچھ لوگ جرح کے منہ کو اوپر سے سل دیتے ہیں تو اسکے پیچھے والا حصّہ غیر ملتحم ہی باقی رہتا ہے۔

امراض عضلات میں مستعمل نسخہ جات:

وہ نسخے جو تحریک اعصاب کے ذریعہ عضلات کو تقویت دیتے ہیں

روغن اسقیل | روغن ابہل | روغن دہن المبارک | روغن چوب چینی

روغن ریحان | روغن قسط (حکیم مومن کا نسخہ) | روغن مبارک

منبتات لحم مراہم:

مرہم رال (اطبائے ہند کا نسخہ)، مرہم زرد، (قرابادین بقائی کا نسخہ)، مرہم زمانی، مرہم سیندور، مرہم ہندی، مرہم مصری، مرہم شلغم، مرہم قاسی۔

مفردات برائے انبات لحم و تقویت عضلات:

منبتات لحم:

آلو، سرمہ، سنگ جراحت، گوند، کتیرا، ایلوا، انزروت، اسفنج، موم سفید، زراوند، مردار سنگ، گائے کا گھی، دم الاخوین، گل ارمنی، رال، ملتانی مٹّی، نیم کا تیل، شیرہ بارتنگ، سفیدہ کا شغری، شیرہ بارتنگ، سفیدہ کاشغری۔

مقوّی اعصاب و عضلات:

کچلہ، مشک، ہینگ، قسط، سنبل الطیب، سمّ الفار، فرفیون، خردل، برہمی، بادر نجبویا، پیاز۔

طبّ نبوی سے ایک ورق۔۔۔

طبّ نبوی میں زخموں کا طریقہ علاج:

جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا نے دیکھا کہ خون بند ہونے کی بجائے بڑھتا جارہا ہے، تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلا دیا۔ جب راکھ ہو گیا تو انہوں نے زخموں پر انہیں چپکا دیا جس سے خون بند ہو گیا۔

(طبّ نبوی، الامام العلامہ ابن القیّم الجوزی)

امراض عضلات۔حال کے تناظر میں:

اٹلی میں حال ہی میں ایک تحقیق ہوئی ہے جس کے ذریعے Douchine (DMD) muscular dystrophy کے علاج کے سلسلے میں نت نئے طریقے دریافت کئے گئے ہیں، Gene Therapy, Cell replacement therapy, Repairment of endogenous gene, Drug therapy etc.

جہاں چاہ۔وہاں راہ۔۔

آیورویدکی ایک نئی تلاش، امراض عضلات کے سلسلہ میں:

حال ہی میں آیوروید میں "راسیانہ" پر مبنی آیورویدک جڑی بوٹیاں ہمراہ کچھ یوگا کا استعمال کر کے ان کی تاثیرات کا DMD میں مطالعہ کیا گیا ہے۔ ان دواؤں نے Serum creatine kinase کی بڑھی ہوئی مقدار کو کم کیا ہے اگر چہ کہ Dystrophine کی ذخیرہ اندوزی پر اس تدبیر کا کوئی اثر نہیں ہوا کیوں کہ یہ موروثی طور پر ہو جاتا ہے۔

THINKING CAP

THINKING CAP

## ہوشیار باش!

☆ اگر پہاڑوں کو ہلانے کا ارادہ ہے تو پہلے ذروں کو سرکانا سیکھو۔

☆ مشکلات سے مت گھبراؤ کیونکہ ستارے اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔

☆ عقلمند انسان بولنے سے پہلے اور بیوقوف انسان بولنے کے بعد سوچتے ہیں۔

☆ عاقل وہ ہے جو اپنی عمر کو غیر ضروری کاموں میں صرف نہ کرے

## خصوصی اطلاع

قارئین اخبار کے مختلف گوشوں کے لئے غیر طبع شدہ مُراسَلات، تحقیقی مقالات، تخلیقی کاوشیں، اعلانات، خبریں اور اشتہارات ہمارے ای میل پر اپنے مکمل نام اور پتے کے ساتھ ای میل AbsaarAkhbar@gmail.com پر ایم ایس ورڈ (MS WORD) میں بھیجیں یا ہمارے وہاٹس اپ نمبر 8657323649 پر روانہ کریں۔

## ھدیۂ تشکّر

ہم مشکور ہیں کہ قارئین ابصار، اخبار کے مضامین کو بہت پسند کر رہے ہیں اور ہمیں مفید مشوروں سے نواز رہے ہیں۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے انتہائی قلیل مدت میں ابصار اخبار کو اتنی زیادہ شہرت عطا کی۔

# THE KNOWLEDGE PRE-PRIMARY ENGLISH MEDIUM SCHOOL

# مدرسة دی نالج الانجليزية ما قبل الابتدائية

**A School with a style of its own kind** — **معهد نمط جديد من نوعه**

| Three Salient Features of This School | ركائز هذه المدرسة ثلاث |
|---|---|
| (1)Distinctive focus on English and Arabic language skills. We will keep on encouraging the students to speak in these both languages in the classroom. | (۱) الركيزة الاولى: تركيز خاص على اللُغة (اللغة العربية و اللغة الانجليزية) ولانزال نُشجعُ الاطفالَ على ان يتكلَّمُوا بهاتينِ اللُغتينِ فَقط داخل الحَرَمِ المدرَسی |
| (2)Special stress on Mathematics. | (۲) الركيزة الثانية: تركيز خاص على علم الرياضيات |
| (3)Exclusive emphasis on Physics, Chemistry and Natural Sciences | (۳) الركيزة الثالثه: تركيز خاص على علم الفيزيا و علم الكيمياء و علم الاحياء |

تقع هٰذه المدرَسَة بنيافوره فی قلبِ وسطِ مدينةِ ماليغائون وفی مِنطقةِ مبانی آنيقة حوالی ثلاث مائة قدَم من مُشاوَرت جوك جُنوبا

**This school is situated at Nayapura in the Heart of the City within easy walking distance from Mushawarat Chowk**

## ADMISSIONS OPEN — القبول مفتوح

ADMISSIONS START FROM 3 MAY 2017 — سَيبدا الدخول من 3 مايو 2017

*Rush for Admission form* — فسارعُوا الی الحصول علىٰ طلبِ التحاق

*Office Timing: 9 am to 12:30* — مكتب دی نالج سيظل مفتوحا للقبول من الساء التاسعه الی الساء الثانی عَشَرَ قبل الظهرِ

*For more information, please contact us on this mobile number: 70 20045359* — لمزيد من المعلومات يُرجیٰ الاتصال على الهاتف النقال :

## THE KNOWLEDGE PRE-PRIMARY ENGLISH MEDIUM SCHOOL

## NURSERY, L.K.G. AND U.K.G.

**Javed Ashraf**
Fatima Manzil
S. No. 152, Plot No. 17,
Lane No. 15, Nayapura,
Malegaon (Nasik)-423203
*Mob: 70 20045359* / 9637242247 / 9145146672

The ABSAAR Monthly Printed, Published and owned by Jalaluddin Mutiullah Quasmi, Printed at ALHUDA OFFSET PRESS at 877 Nishat Road, Islampura, Malegaon(NASHIK) 423203 & Published at S. NO. 65/3,Plot No.2 , Nishat Nagar, Ayesha Nagar Road, Malegaon(NASHIK) 423203 Editor : Jalaluddin Mutiullah Quasmi EMAIL : absaar.urdu@gmail.com